حدیث (عورتوں میں سے صرف چار عورتیں درجہ کمال تک پہنچیں) میں کمال سے مقصود کیا ہے

المقصود بالكمال في حديث لم يكمل من النساء إلا أربعة

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

حدیث (عورتوں میں سے صرف چارعورتیں درجہ کمال تک پہنچیں) میں کمال سے مقصود کیا ہے

کیا آپ مندرجہ ذیل حدیث کی کچھ اضافی معلومات مہیا کرسکتے ہیں ؟ اللہ تعالی آپ کوجزائے خیرعطافرمائے .
ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا :
(مردوں میں سے توبہت سے درجہ کمال تک پہنچے ، اورعورتوں میں سے ان عورتوں کے علاوہ کوئی اوردرجہ کمال تک نہیں پہنچیں : مریم بنت عمران ، فرعون کی بیوی آسیۃ ، اورعائشہ رضي اللہ تعالی عنہن کی عورتوں پرایسےہی فضیلت ہے جس طرح کہ سب کھانوں پرثریدکو) .
صحیح بخاری مجلد نمبر (٥)کتاب نمبر (٦٢)

الحمد للہ
اول :

کمال نساء کےمعنی میں علماء کا اختلاف ہے :

کچھ کا کہنا ہے کہ اس کا معنی کمال نبوت ہے .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی عنہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ : عورتوں میں سے فلاں فلاں کے علاوہ کوئی بھی نبی نہیں بنی . فتح الباری (٦ / ٤٤٧) .

تویہ قول صحیح نہیں بلکہ مردود ہے :

اس قول کا رد :

کچھ روایات میں خدیجہ بنت خویلد اورفاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی آیا ہے ۔ یہ روایت طبرانی ہے ۔

اورہمیں اس بات کا یقینی علم ہے کہ خدیجہ اورفاطمہ رضي اللہ تعالی عنہما نبی نہیں تھیں ، اوریہ بھی انہیں عورتوں میں سے ہیں جودرجہ کمال تک پہنچیں ۔

تواس طرح عورتوں میں سے درجہ کمال تک پنچنے والی عورتوں سے مراد کمال ولایۃ ہے نہ کہ کمال نبوت ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

قاضی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے کہ : اس حدیث سے آسیہ اورمریم علیہ السلام کی نبوت پردلیل لی گئ ہے ۔

لیکن جمہور علماء کا قول ہے کہ وہ نبی نہیں تھیں بلکہ وہ اللہ تعالی کی ولیہ اورصدیقہ تھیں ۔

اورلفظ الکمال کااطلاق کسی چیزکے اتمام اوراس کی انتہاء پرہوتا ہے ۔

تویہاں پرجمیع فضائل اورنیکی وتقوی میں انتہاء کا معنی ہوگا ۔ واللہ تعالی اعلم دیکھیں شرح مسلم (١٥ / ١٩٨-١٩٩) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

قاضی ابوبکر اورقاضی ابویعلی اورابوالمعالی وغیرہ نے اس پراجماع نقل کیا ہے کہ عورتوں میں سے کوئ بھی نبی نہیں تھی ۔

اورقرآن وسنت بھی اسی پردلالت کرتاہے کہ عورتوں میں کوئ بھی نبیہ نہیں تھی جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکرکیا ہے :

{ آپ سے قبل ہم نے بستی والوں میں جتنے وسول بھیجے ہیں وہ سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے } یوسف (۱۰۹) .

اوراللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

{ مسیح ابن مریم پیغمبر ہونے کے کچھ بھی نہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں ان کی والدہ ایک راست بازخاتون تھیں }المائدۃ (۷۵)

تواس میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کی والدہ جس درجہ پرپنہچیں اورجہاں انتہاء ہوئ تھی وہ صدیقیت کا درجہ ہے . دیکھیں مجموع الفتاوی (٣٩٦/٤) .

دوم :

مسنداحمد کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(فاطمہ رضي اللہ تعالی عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں ... الحدیث) مسند احمد حدیث نمبر (۱۱۳٤۷) .

تواس سے یہ ثبوت ملا کہ فاطمہ آسیہ رضي اللہ تعالی عنہما سے بہترہیں ، اوراگرآسیہ رضی اللہ تعالی عنہا نبیہ ہوتیں توفاطمہ رضي اللہ تعالی عنہا ان سے بہترنہیں ہوسکتی تھیں ، کیونکہ فاطمہ رضي اللہ تعالی عنہا نبیہ تونہیں تھیں .

سوم :

کرمانی رحمہ اللہ تعالی عنہا کہ کہنا ہے کہ :

لفظ (الکمال) سے کمال نبوت لازم نہیں آتا اس لیے کہ اس کا اطلاق کسی چیز کے کمال پریاپھراس کے کسی شعبہ پراطلاق ہوتا ہے ، تواس کمال

سے عورتوں میں جوفضائل ہوتے ہیں ان سب میں کمال ہے ۔ دیکھیں الفتح (٦ / ٤٤٧) ۔

حدیث میں جس کمال کا ذکر ہوا ہے اس میں راجح یہی ہے جو اوپربیان کیا گیا ہے ۔

چہارم :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی دوسری عورتوں پرفضیلت جس طرح کہ سب کھانوں پرثرید کی فضیلت ہے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے :

ثرید گوشت اورروٹی کے مرکب کوکہتے ہیں ، اورگوشت سب سالنوں کا سردارہے اوراسی طرح روٹی سب سے اچھی اوربہتر غذا ہے ،اورجب یہ دونوں جمع ہوجائيں تواس سے آگے اوراچھی کوئ چیز نہیں ۔

زاد المعاد (٤ / ٢٧١) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

علماء کا کہنا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہرقسم کے کھانوں میں ثرید شوربے سے افضل ہے ، لھذا گوشت کا ثرید گوشت کے شوربے سے بہتر اور افضل ہے ، اوران میں وہ ثرید جس میں گوشت نہیں وہ اس کے شوربے سے افضل اوربہتر ہے ۔

اوریہاں پرفضیلت سے مراد اس کا نفع اور اس سے سیر ہونا اوراس کا آسانی سے نگلا جانا اورلذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ آسانی سے کھایا جانا اورآدمی اسے آسانی سے حاصل کرسکنا وغیرہ مراد ہے ، تووہ ہرقسم کے شوربے اورسب کھانوں سے افضل ہوا ۔

اورعائشہ رضي الله تعالی عنہا کی فضیلت باقی سب عورتوں پرزائد ہے جس طرح کہ ثرید کی باقی سب کھانوں پرزیادہ فضیلت ہے ، اوراس حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ عائشہ رضي الله تعالی عنہا مریم رضي الله تعالی عنہا سے بھی افضل ہیں ، اس لیے کہ اس میں یہ احتمال پایاجاتا ہے کہ اس فضیلت سے اس امت کی عورتوں پرفضیلت مراد ہو ۔

دیکھیں : شرح مسلم (١٥ / ١٩٩) ۔

عائشہ اورفاطمہ رضي الله تعالی عنہما کے درمیان فضیلت کی فصل میں حافظ ابن قیم رحمہ الله تعالی عنہ کا کہنا ہے :

تفصیل کیے بغیر فضیلت صحیح نہیں ، اگر اس فضیلت سے مراد الله تعالی کے ہاں کثرت اجرو ثواب ہے تویہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا علم کسی نص کے بغیر نہیں ہوسکتا ، اس لیے کہ وہ اعمال قلب کے مطابق ہے نہ کہ صرف ظاہری اوراعمال جوارح اوراعضاء کے ساتھ ، دیکھیں کتنے ہی ایسے عمل کرنے والوں میں سے ایک اعضاء کے ساتھ بہت زیادہ عمل کرتا ہے لیکن دوسرا جنت میں اس سے بھی اعلی اورارفع درجہ رکھتا ہے ۔

اوراگر اس فضیلت سے فضیلت علم مراد ہے تو اس میں کوئ شک نہیں کہ عائشہ رضي الله تعالی عنہا امت کے لیے بہت ہی نافع اورعالمہ تھیں ، اورامت کوایسا علم دیا جوکہ ان کےعلاوہ کسی اورسے نہیں حاصل ہوسکا ، اورامت کے خاص اورعام بھی ان کے محتاج ہوئے ۔

اوراگر اس فضیلت سے حسب ونسب کی فضیلت مراد ہے تو اس میں کوئ شک وشبہ نہیں کہ فاطمہ رضي الله تعالی عنہا افضل ہیں کیونکہ وہ نبی صلی الله علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس میں ان کے بہنوں کے علاوہ کوئ اور شریک نہیں ۔

اوراگر اس سے سرداری وسیادت مراد ہے تو فاطمہ رضي الله تعالی عنہا امت کی عورتوں کی سردار ہیں ۔

اورجب فضیلت کی سب وجوھات اوراس کے موارد کا اور فضل کےاسباب ثبوت مل جاۓ توپھرکلام علم اورعدل وانصاف پرہوگی ۔

اکثرلوگ جب فضیلت کے مسئلہ پربحث کرتے ہیں تو وہ فضیلت کی سب جہتوں پرتصیل سے نظرنہیں دوڑاتے اورنہ ہی اس پر بحث کرتے ہیں ، اورنہ ہی ان میں توازن برقرار رکھتے ہیں تواس بنا پروہ حق میں ناکام رہتے ہیں ۔

اوراگر اس میں کچھ تعصب بھی شامل ہوجاۓتوجس کی فضیلت بیان کی جارہی ہو اس کی طرف میلان ہو توپھر وہ جہل اورظلم کےساتھ کلام کرے گا ۔ بدائع الفوئد (٣ / ٦٨٢ - ٦٨٣) ۔

عائشہ رضي الله تعالی عنہا کے خصائص وفضائل بہت سے ہیں آپ ان کی تفصیل سوال نمبر (٧٨٧٨) کے جواب میں دیکھیں ۔

واللہ اعلم.